خطبہ جمعہ

١٤٤٥/٤/١٢ھ 2023/10/27 م

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر

عبد المحسن بن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی

زیر عنوان

تکبیر

a-alqasim.com

بسم الله الرحمن الرحيم

تکبیر*

إنَّ الحمدَ للَّه، نَحمدُه ونَستعينُه ونَستغفرُه، ونَعوذُ باللَّـهِ مـن شرورِ أنفسِنا ومن سيِّئاتِ أعمالِنا، مَنْ يَهْدِه اللَّـهُ فـلا مُضـلَّ له، ومَنْ يُضْلِلْ فلا هَاديَ له، وأشهد أن لا إله إلَّا اللَّهُ وحـدَه لا شريك له، وأشهد أنَّ مُحَمَّداً عبدُه ورسـولُه، صـلَّى اللَّـهُ عليه وعلى آله وأصحابه وسلَّم تسليماً كثيراً.

---

*یہ خطبہ ۱۲ ربیع الآخر سنہ ۱۴۴۵ھ/2023م کو بروز جمعہ مسجد نبوی میں پیش کیا گیا۔

اما بعد:

الل ہ ک ے بندو! الل ہ س ے کما حق ہ ڈرو اور خلوت وجلـوت مـی ں اس کو خوب اپن ے دل می ں زندہ ر ک ھو-

اے مسلمانو:

اللہ کی حقیقی عبادت کا سرچشمہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی کے ساتھ اللہ سے محبت کی جائے، اللہ تعالی کے اسماء وصفات کا علم سب سے بنیادی اور افضل علم ہے، اسی علم پر اللہ کی وحدانیت وعبادت کی بنیاد ہے، اپنے خالق ومالک کی معرفت روح کی سب سے اہم ضرورت ہے اور خالق کی معرفت اس کے اسماء وصفات کی معرفت کے ذریعہ ہی ممکن ہے، بندے کو جس قدر اپنے رب کے اسماء وصفات کا علم ہوگا اسی کے بقدر وہ اپنے رب کی عبادت، محبت اور تعظیم بجالائے گا۔ اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے تئیں بندے کا علم جوں جوں بڑھتا جاتا ہے توں توں اس کا ایمان بڑھتا اور یقین مضبوط ہوتا جاتا ہے ، بندہ اپنے دل میں رب تعالی کو جو مقام دیتا ہے، رب تعالی بھی بندے کو اپنے نزدیک وہی مقام عطا کرتا ہے۔

اللہ تعالی کے تمام اسماء قابل تعریف ہیں، اللہ نے ان اسماء کو اسماء حسنی کہا ہے کیوں کہ وہ تمام اسماء کمال کی صفات پر دلالت کرتے ہیں۔

اللہ کے اسماء میں ایک اہم اسم "الکبیر" بھی ہے۔

اللہ تعالی اپنی ذات وصفات اور اسماء ہر اعتبار سے "الکبیر" ہے، اور عظمت وکبریائی کے اوصاف

سے متصف ہے۔

جس نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ اللہ تعالی تمام مخلوقات پر بلند اور ہر چیز سے بڑا ہے، اس نے اللہ کے بڑی تعظیم کی اور اس نے اللہ کی سوا کسی اور کی عبادت نہیں کی۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدۡعُونَ مِن دُونِهِ ٱلۡبَٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡعَلِيُّ ٱلۡكَبِيرُ﴾

ترجمہ: یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی بلندی والا اور کبریائی والا ہے۔

الکبیر پاک پروردگار کے سوا مخلوقات کی تعداد کو نہ کوئی شمار کر سکتا ہے اور نہ ان کے ظاہر و پوشیدہ علوم و حقائق تک کسی کی رسائی ہی ممکن ہے، ان کا احاطہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلۡكَبِيرُ ٱلۡمُتَعَالِ﴾

ترجمہ: ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے (سب سے) بڑا اور (سب سے) بلند و بالا ہے۔

اللہ تعالی صفت کلام سے متصف ہے، اور اس کا کلام عظمت و کبریائی سے متصف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ صادر فرماتا ہے -یعنی اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے بولتا ہے، تو فرشتے اس کے فرمان کی تابعداری میں بطور عاجزی اپنے بازو بچھا دیتے ہیں، جس کی آواز کی کیفیت چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی سی ہوتی ہے، جب ان کے دلوں سے خوف دور کر دیا

جاتاہے تو وہ باہم ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ جواب دیتے ہیں: اس نے حق فرمایا، اور وہ بلند ذات والا اور بڑائی والا ہے" (صحیح بخاری)۔

کبریائی اور عظمت ہمارے رب کو زیبا ہے وہ اپنی مخلوقات کے درمیان فیصلہ صادر کرنے والا اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہے:

﴿فَٱلۡحُكۡمُ لِلَّهِ ٱلۡعَلِيِّ ٱلۡكَبِيرِ﴾

ترجمہ: اب فیصلہ اللہ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔

اللہ تعالی نے بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کی عظمت و شان کو ظاہر کرنے نیز اس کی طرف منسوب ہر قسم کے نقص و عیب سے اس کو پاک کرنے کی خاطر اس کی خوب خوب بڑائی بیان کریں، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَقُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدٗا وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٞ فِي ٱلۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ وَلِيّٞ مِّنَ ٱلذُّلِّۖ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيرَۢا﴾

ترجمہ: اور یہ کہہ دیجیئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔

زمین و آسمان کی تمام تر عبادتوں کا مقصود اللہ کی کبریائی، اس کی عزت، اس کی عظمت و شان

اور اس کے اکرام کو بجالانا ہے، اسی لئے تکبیر تمام بڑی عبادتوں کا شعار ہے۔ نماز میں تکبیر اللہ کی کبریائی اور عظمت کے سامنے اپنی ذلت وانکساری کا اظہار ہے، دن ورات کی نمازوں میں کہی جانے والی-اذان سے لے کر پانچوں نماز اور سنن رواتب سے فراغت کے بعد کے تمام اذکار میں- تکبیرات کی تعداد تین سو پچھتر ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "اللہ کے قول "اللہ اکبر" میں اللہ کی عظمت کا اثبات ہے، کیوں کہ کبریائی میں عظمت بھی شامل ہے، لیکن کبریائی کامل ترین ہے"۔

حج دین کے ظاہری شعائر میں سے ہے، حج کا شعار ہے: توحید، صفا ومروہ پر اور جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے تعظیم کے ساتھ اللہ کی بڑائی بیان کرنا۔

اللہ کے نزدیک سب سے بڑے دن ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں، اور ان دنوں میں بھی اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل (تکبیرات) اس کی بڑائی بیان کرنا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ان دس دنوں سے زیادہ کسی بھی دن میں اللہ کے نزدیک عمل کرنا زیادہ محبوب نہیں، اس لیے ان دنوں میں کثرت سے لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کا اہتمام کیا کرو" (مسند احمد)

خوشی ومسرت کے مواقع پر تکبیر کہنا سنت ہے جیسے عیدین کے موقع پر، اسی طرح خوش کن خبریں اور بشارتیں سننے کے وقت بھی تکبیر کہنا سنت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: "مجھے امید ہے کہ تمام جنتیوں میں آدھے تم ہی ہوں گے۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ: ہم نے تکبیر بلند کی" (صحیح بخاری)۔ اللہ کی کسی نشانی کو دیکھ کر بھی تعظیم کے ساتھ اللہ کی بڑائی بیان کرنی چاہیے جیسے

چاند گرہن کے وقت، اسی طرح تعجب خیز اور ہیبت ناک امر کے وقت بھی، کچھ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ ان کے لیے ایک درخت مقرر کر دیں جس سے وہ برکت حاصل کیا کریں، تو آپ نے فرمایا: "اللہ اکبر! یہ تو بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے بنی اسرائیل نے کہا کہ:

﴿أَجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ﴾

(ہمارے لیے بھی ایک معبود مقرر کر دے جیسا کہ ان کے پاس بہت سے معبود ہیں)۔ (سنن نسائی)

سفر شروع کرتے وقت بسا اوقات حزن وملال اور خوف وہراس لاحق ہو جاتا ہے، لیکن تکبیر کے ساتھ اللہ کی عظمت بیان کرنے سے مسافر کی وحشت دور ہو جاتی اور اسے انسیت حاصل ہوتی ہے۔ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے نکلتے ہوئے اپنی اونٹنی پر جب سوار ہوتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے" (صحیح مسلم)۔ تکبیر اس وقت بھی مشروع ہے جب انسان ایسے مخلوقات کو دیکھے جن کے اندر کسی قسم کی عظمت پائی جاتی ہے جیسے بلند وبالا مقام، جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہم جب اونچائی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے" (صحیح بخاری)۔ اور آپ جب بلند زمین پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔

انسان اپنے دن کا اختتام تکبیر سے کرتا ہے، چنانچہ جب اپنے بستر پر جاتا ہے تو اپنے رب کی تینتیس دفعہ تسبیح وتحمید کرتا اور چونتیس مرتبہ تکبیر کہتا ہے۔

شکر بڑھے بڑھے مواقع اور عظیم جگہوں اور چیزں پر مشروع ہے، ہدایت ایک عظیم نعمت ہے

جس پر شکر گزاری بنتی ہے اور اس عظیم نعمت کی شکر گزاری بھی یہی ہے کہ ہدایت پر اور دین کے شعائر اور اپنے محبوب وپسندیدہ عمل کی رہنمائی پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ ٱلتَّقْوَىٰ مِنكُمْۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْۗ﴾

ترجمہ: اللہ تعالی کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ اس کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارے مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو،اور نیک لوگوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔

اور اس نعمت کی شکر گزاری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ عبادت وہدایت پر ثابت قدم رہنے کی جو نعمت ہے اس پر اللہ کی بڑائی بیان کی جائے،اللہ پاک کا فرمان ہے:

﴿وَلِتُكْمِلُواْ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

ترجمہ: وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

"اللہ اکبر" ایک عظیم کلمہ ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے،تاکہ دلوں میں اللہ کی کبریائی جاگزیں ہو جائے۔ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾

ترجمہ: اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

امام قرطبیؒ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "کہا جاتا ہے کہ: عربوں کے نزدیک تعظیم و بڑائی کے لئے سب سے بلیغ لفظ "اللہ اکبر" ہے۔

یہ کلمہ اس فطرت کی آواز ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: (رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے سنا: «اللہ أکبر اللہ أکبر»، آپ نے فرمایا: "فطرت (دین اسلام) پر ہے" (صحیح مسلم)۔

اس کلمہ کو کہنے کا اجر بہت زیادہ ہے، اور یہ بلند درجات کے حصول کا ذریعہ ہے، یہ ان کلمات میں سے ہے جن کو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی کے نزدیک چار کلمے پسندیدہ ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا إلہ الا اللہ واللہ اکبر" (صحیح مسلم)۔ اللہ اکبر کہنا ذکر کرنے والے کے لیے صدقہ اور باعث خیر وبرکت ہے: "اور ہر تکبیر صدقہ ہے" (صحیح مسلم)۔ فرشتے اپنے پروں سے ذکر کی ان مجلسوں کو آسمان دنیا تک ڈھانک لیتے ہیں جن میں اللہ کی پاکی و بڑائی بیان کی جاتی ہے (متفق علیہ)۔ تکبیر و تحمید اور تسبیح کے ذریعہ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: "اللہ اکبر کبیرا، والحمد للہ کثیرا، وسبحان اللہ بکرۃ وأصیلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "فلاں فلاں کلمہ کہنے والا کون ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان پر حیرت ہوئی، ان کے لیے

آسمان کے دروازے کھول دیے گئے "(صحیح مسلم)۔ یہ کلمہ قیامت کے دن میزان میں وزنی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "یہ پانچ کلمات کتنے عظیم ہیں، یہ میزان میں کتنے وزنی ہوں گے: لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، وسبحان اللہ، والحمد للہ، اور وہ نیک اولاد جو وفات پا جائے اور اس کے والدین اسے اپنے لیے ذخیرہ آخرت سمجھتے ہوئے صبر کریں"(مسند احمد)۔

اے مسلمانو!

اللہ سب سے بڑا ہے، اس سے بڑا کوئی نہیں، آسمان وزمین میں اسی کی بڑائی وکبریائی ہے، اس کی کبریائی کی حقیقت، اس کا تصور، اس کی کفیت کا علم ہماری عقلوں کے ادراک سے پرے ہے، بندوں کے دل میں تعظیم کا جو بھی تصور آسکتا ہے، اللہ تعالی اس سے کہیں زیادہ بڑا ہے: "آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا"(متفق علیہ)۔ مومن اپنے بڑائی والے پروردگار سے ہی حفاظت طلب کرتا، اسی پر بھروسہ رکھتا، اپنے معاملات اسی کے سپرد کرتا، اسی سے دعا کرتا اور اسی سے وابستہ رہتا ہے۔

أعوذ باللّٰه من الشَّيطان الرَّجيم:

﴿وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدۡرِهِۦ وَٱلۡأَرۡضُ جَمِيعٗا قَبۡضَتُهُۥ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ مَطۡوِيَّٰتُۢ بِيَمِينِهِۦۚ سُبۡحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشۡرِكُونَ﴾

ترجمہ: اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالی کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی، ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک اور

برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو قرآن مجید کی برکت سے مالا مال کرے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد للَّه على إحسانه، والشُّكر له على توفيقِه وامتنانِه، وأشهد أن لا إله إلَّا اللَّهُ وحده لا شريك له تعظيماً لشأنه، وأشهد أنَّ نبيَّنا مُحمَّداً عبدُه ورسولُه، صلَّى اللَّه عليه وعلى آله وأصحابه وسلَّم تسليماً مزيداً.

اے مسلمانو!

بندوں کی خوش بختی، بہبودی اور شادمانی اسی میں ہے کہ وہ اپنے رب کو جانیں، رب کی معرفت ان کا انتہائے مقصود اور رب سے آشنائی ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ کبریائی ربوبیت کی خصوصیات میں سے ہے، اگر کوئی مخلوق رب کی اس صفت کو اپنائے تو رب تعالی نے اسے وعید سنائی ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تکبر (اور بڑائی) میری چادر ہے اور عزت (اور غلبہ) میرا ازار ہے، جس نے ان دونوں (اوصاف) میں سے کسی ایک کو مجھ سے کھینچنا چاہا، میں اس کو آگ میں پھینک دوں گا" (صحیح مسلم)۔ اس لیے بندے کو چاہئے کہ وہ تکبر کرنے اور انسانوں کے سامنے غرور و گھمنڈ کرنے اور ان پر اپنی بڑائی جتلانے اور ظلم کرنے سے اجتناب کرے۔ مخلوق کو خواہ کتنی ہی طاقت و قوت عطا کر دی گئی ہو اور اس کا نفس اسے کمزوروں پر ظلم کرنے کی دعوت دے جیسے اپنی بیوی وغیرہ پر، تو اسے یاد کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی اپنی ذات و قدرت اور غلبہ ہر صفت میں اس سے بڑا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا۟ عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾

ترجمہ: اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

جس کو اس بات کا پختہ علم ہو جائے کہ اللہ تعالی کبیر ہے تو اللہ تعالی کے تئیں اس کی خشیت بڑھ جاتی ہے، وہ رب تعالی کی تعظیم بجالاتا ہے، اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس کی بہترین طریقے سے عبادت بجالاتا ہے، نیز اس کے دل سے تکبر، خود پسندی اور ریا و نمود جاتا رہتا ہے، اللہ تعالی نے جنت اپنے متواضع بندوں کے لئے بنائی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿تِلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْـَٔاخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَٱلْعَـٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾

ترجمہ: آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی و بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیز گاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔

نیز آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ نے آپ کو اپنے نبی پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے...

خطبة الجمعة

١٢/٤/١٤٤٥هـ — 2023/10/27 م

لفضيلة الشيخ الدكتور :

د. عبد المحسن بن محمد القاسم

إمام وخطيب المسجد النبوي الشريف

بعنـــوان

التَكبِيْر

مترجمـة باللغـة الأدريـة

a-alqasim.com